نسلِ نو کے ایمان و عقیدہ کی فکر کیجئے

سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

ناشر

مدرسہ مظہر الاسلام
بلوچ پورہ۔ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

مدرسہ مظہر الاسلام لکھنؤ کا ایک یادگار جلسہ	۴
نسل نو کے ایمان وعقیدہ کی فکر کیجیے	۶
تسلسل ایک قانون قدرت ہے	۷
اعتقادی تسلسل کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی دعا	۹
ایمان تسلسل کی خاطر یعقوبؑ کی فکر	۱۰
نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کی فکر کیجیے	۱۸
اس فکر عام کیجیے	۲۱
مدرسہ مظہر الاسلام بلوچ پورہ ایک نظر میں	۲۲
مدرسہ اکابرین کی نظر میں	۲۳

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

باراوّل

۱۴۱۸ھ ——————— ۱۹۹۷ء

صفحات ——————— ۲۶

طباعت ——————— کاکوری آفسٹ لکھنؤ

تعداد اشاعت ——————— تین ہزار

قیمت ——————— ۱۲ روپے

ناشر

مدرسہ مظہر الاسلام ـ بلوچ پورہ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

مدرسہ مظہر الاسلام لکھنؤ کا ایک یادگار جلسہ

مدرسہ مظہر الاسلام کا سالانہ جلسہ حضرت مولانا علی میاں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ کا آغاز مدرسہ کے طالب علم عظمت علی کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد طلباء نے ترانہ ندوہ پیش کیا، مدرسہ کے مہتمم نعیم الرحمن صدیقی ندوی نے مدرسہ کی رپورٹ پڑھی جس میں مدرسہ کی ضروریات اور دیگر تعمیری منصوبوں کا ذکر تھا پھر طلبہ کو ان کی بہترین علمی و ادبی کاوشوں میں حوصلہ افزائی کے لئے مولانا ابرار الحق صاحب کے ہاتھوں انعامات تقسیم کیے گئے، جلسہ کی نظامت مولانا سید اسحاق حسینی ندوی ناظم مدرسہ نے کی، مدرسہ مظہر الاسلام بلوچپورہ، دار العلوم ندوۃ العلماء کی شاخ ہے۔

جلسہ میں قابل ذکر بات یہ ہوئی کہ عارف باللہ مولانا قاری سید صدیق احمد باندوی غیر متوقع طور پر از خود تشریف لے آئے، ڈائس پر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی مدظلہ العالی اور حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم رونق افروز تھے۔ ایک مدت بعد لکھنؤ میں ایک ہی اسٹیج پر تینوں بزرگ جمع ہوئے، دار العلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیمات مولانا عبد اللہ عباس ندوی اور مہتمم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور بہت سے اساتذہ نیز مدرسہ عالیہ عرفانیہ، مدرسہ فرقانیہ، دار المبلغین، مدرسہ اسلامیہ مہیت مئو اور قرب و جوار کے ذمہ داروں اور اساتذہ کے ساتھ دینی مزاج رکھنے والی شہر کی بہت سی شخصیات بھی خاصی تعداد میں جلسہ میں موجود رہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

محی السنہ مولانا ابرارالحق صاحب ناظم مجلس دعوۃ الحق ہردوئی نے اپنی تقریر میں باطن کے نکھار کے ساتھ ساتھ ظاہر کے بناؤ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ظاہر اپنے باطن کو کمال پر پہونچاتا ہے، مسلمانوں نے دین کے ظاہر کو جب سے ترک کیا ہے وہ ترقیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں، انھوں نے کہا کہ آج ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں اور ہمیں خود اپنے کو بدلنے کا کچھ خیال نہیں ہے اس امت کی بیماری "گناہ" ہے اور "توبہ" اس کی "دوا" ہے اگر مسلمان ایک گناہ کا بھی عادی ہے تو وہ اللہ کا ولی نہیں بن سکتا۔ آج نیکی کے حکم کے لئے جماعتیں کام کر رہی ہیں لیکن افسوس کہ برائیوں کو مٹانے کے لئے کوئی منصوبہ بند کوشش دکھائی نہیں پڑتی۔ آخر میں انھوں نے کہا کہ اپنے ظاہر کو بنانے کے لئے دو باتوں کا التزام کیجئے ایک تو جماعت سے نماز پڑھئے دوسرے یہ کہ اپنے چہروں کو داڑھی سے پر نور بنایئے۔

اس موقع پر حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ العالی نے جو تقریر فرمائی وہ درج ذیل ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسلِ نو کے ایمان و عقیدہ کی فکر کیجئے

(ذیل میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی مدظلہ العالی کی وہ تقریر پیش خدمت ہے جو مدرسہ مظہر الاسلام بلوچپورہ کے جنوری ۱۹۹۶ء میں منعقدہ سالانہ جلسہ میں کی گئی۔ اس جلسہ میں محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہ العالی اور عارف باللہ حضرت قاری صدیق احمد باندوی دامت برکاتہم بھی تشریف فرما تھے۔)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا ط

www.abulhasanalinadwi.org

میرے محترم بھائیو! جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اگر آپ یہی یہاں سے لے کر جائیں میں بغیر کسی ناقدری اور کسی تحقیر کے اور اہمیت کم کئے بغیر کہہ رہا ہوں کہ اگر یہی پیغام لے کر آپ یہاں سے جائیں اس کو اپنے دل پر لکھ لیں تو عمر بھر کے لئے صرف آپ ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ کی آئندہ نسلوں کے لئے اور آئندہ آنے والے عہد کے لئے بھی اور آپ کے ماحول کے لئے بھی اور ماحول کو جن چیزوں کی ضرورت ہے اور جو خطرات درپیش ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کافی ہوگی۔

تسلسل ایک قانونِ قدرت ہے

دیکھئے تسلسل ایک قانون قدرت ہے اور بڑی حد تک ضروری ہے، جو صالح چیزیں ہیں، جو صالح اقدار ہیں، مقاصد ہیں، عقائد ہیں، زندگی کا طرز ہے، مسلک زندگی ہے ان کا تسلسل جاری رہنا چاہیئے اور اس دنیا میں جو کچھ چیزیں ہوئیں جن کی آپ تاریخ پڑھتے ہیں، سلطنتوں کی تاریخ میں بھی، قوموں کی تاریخ میں بھی، تہذیبوں کی تاریخ میں بھی، اور جنگِ آزادی کی تاریخ میں بھی، وہ ساری جدوجہد تسلسل ہی کو قائم رکھنے کے لئے کی گئی ہے، کوئی قومی تسلسل چاہتا ہے، نسلی تسلسل چاہتا ہے کہ ہماری نسل حکمراں

www.abulhasanalinadwi.org

رہے اور ہمارا خاندان حکمراں رہے۔ کوئی اپنا خاندانی تسلسل چاہتا ہے کہ خاندان چلتا رہے اور پشتوں کے بعد پشتیں پیدا ہوتی رہیں، کوئی اخلاقی تسلسل چاہتا ہے کہ جو روایات ہیں اور زندگی کے معیار ہیں جن کو ہم نے پسند کیا ہے وہ اقدار باقی رہیں اور ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتی رہیں، کوئی اقتصادی تسلسل چاہتا ہے کہ جس طرح خوشحالی فراغت اور عزت کی زندگی ہم گذار رہے ہیں وہ ہمارے بعد ہماری آئندہ نسلوں میں باقی رہے اس طرح آپ ذرا عمیق نظر ڈالیں گے تو دیکھیں گے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ اس دنیا میں جو جدّوجہد ہوئی ہے اور اب ہو رہی ہے اس میں زیادہ تر تسلسل کو باقی رکھنے کا جذبہ کام کر رہا ہے، جو چیز جس کو عزیز اور محبوب ہے اور جس کی قدر و قیمت سے جو واقف ہے وہ اس کے تسلسل کے لئے کوشش کرتا ہے بعض مرتبہ اس کے لئے وہ اپنی جان کو، اپنے خاندان کو اور اپنی نسل کی اور بعض اوقات اپنی پوری قوم کی زندگی خطرے میں ڈالتا ہے۔

لیکن سب سے زیادہ جو ضروری تسلسل ہے وہ ایمانی اور اعتقادی تسلسل ہے جو قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سنائے ہیں، ان کی وصیتیں سنائی ہیں اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام

www.abulhasanalinadwi.org

کی وصیت اور ان کی نصیحت اور ان کا اپنی نسل کو ذمّہ دار بنانا اور اس کے سپرد یہ فریضہ کرنا اور اس کو یہ تعلیم دینا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا انہی آیتوں میں بیان کیا گیا ہے جو آپ کے سامنے قرأت قرآن کے طور پر پڑھی گئی ہیں ۔

اعتقادی تسلسل کیلئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ فرماتے ہیں:
وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ "اے ہمارے پروردگار ہم کو یعنی اسماعیل و ابراہیم کو مسلمان رکھ، اپنا فرماں بردار رکھ" مسلم کے معنیٰ ہیں فرماں بردار، سپر ڈال دینے والا، اپنے اختیارات سے دستبردار ہو جانے والا اپنے تشخص سے، اپنے مقاصد سے، اپنے فوائد سے اور اللہ کے سب کچھ حوالہ کر دینے والا، اللہ کی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اللہ کی رضا کو اپنی خوشنودی پر اور اپنی عزت پر اور اپنی منفعت پر اور اپنی لذّت پر سب پر ترجیح دینے والا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ اے اللہ! مجھ کو اور میرے بیٹے اسماعیل کو اپنا فرماں بردار رکھ اور مِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۔

www.abulhasanalinadwi.org

جو میں تسلسل بیان کر رہا تھا اس کی شہادت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جیسا کہ دنیا کی تمام چیزوں سے غنی بے پرواہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبودیت میں اس کی توحید کے اعلان میں اور اس کی تبلیغ میں غرق، وہ فرماتے ہیں 'وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ' اور ہماری آئندہ نسل کو بھی اپنا فرماں بردار اور اپنے سامنے سر جھکا دینے والا بنا، أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ، ایک نسل ایک قوم جو تیری تابع اور تیری فرمانبردار ہو اور جو تیری فرماں برداری کے سامنے پھر کسی کی فرماں برداری کی پرواہ نہ کرے۔

ایمانی تسلسل کی خاطر یعقوبؑ کی فکر

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کا واقعہ ذرا تفصیل سے سنایا، ہم قرآن مجید الحمدللہ پڑھتے ہیں، بہت سے بھائی عربی بھی سمجھتے ہیں، عالم بھی ہیں، میں بغیر کسی گستاخی کے کہہ رہا ہوں، دیکھئے جو چیز کثرت سے پڑھی جائے، روزمرہ پڑھی جائے، اکثر اس پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو ہمیں معلوم ہے ہم تو پڑھتے ہی رہتے ہیں، یہ حضرت یعقوب کا جو مکالمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے جو واقعہ سنایا ہے، انھوں نے اپنے بیٹوں سے

کیا کہا کیا پوچھا اور انھوں نے کیا جواب دیا اس کو ہم نے دیکھا اور بہت سے بھائیوں نے، خوش قسمت لوگوں نے سیکڑوں مرتبہ پڑھا ہوگا، مگر کم آدمیوں نے غور کیا ہوگا کہ آخر اس کی ضرورت کیا پیش آئی اور یعقوب علیہ السلام کو خطرہ کیا تھا اور اس سے کیا ثابت ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا چیز قابل فکر ہے کیا چیز تشویش کے قابل اور تلقین و وصیت کے قابل ہے، کوشش کے قابل ہے اور اطمینان حاصل کرنے کے قابل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي، کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا یا آنے کے قریب تھا تو انھوں نے اپنے بیٹوں، پوتوں، نواسوں کو (بنیہ میں سب آتے ہیں) اپنے خاندان کے چھوٹے افراد کو اور نئی نسل کے سب لوگوں کو جمع کیا اور یہ کہا کہ "ما تعبدون من بعدی، بچو میرے عزیزو اور پیارو! یہ بتادو کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے، اب آپ خیال کیجیے کہ یعقوب علیہ السلام، باپ ان کے پیغمبر، حضرت اسحاقؑ چچا ان کے پیغمبر، حضرت اسماعیل دادا ان کے پیغمبر، حضرت ابراہیم جن سے یہ بات کر رہے ہیں اور جن سے یہ مکالمہ ہو رہا ہے ان کی رگوں میں ایک نبی کا نہیں چار چار نبیوں کا خون ہے اور جنھوں نے اس گھر میں سنا کیا اور دیکھا کیا سوائے توحید کے اعلان کے کچھ سنا نہیں، اور سوائے خدائے واحد کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے اور اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

سامنے سر جھکاتے ہوئے اور اس سے مانگتے ہوئے اور اس کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے انھوں نے کچھ دیکھا بھی نہیں۔ یہاں اس گھر میں تو بالکل اللہ کی حکومت اور فرماں برداری کا سایہ چھایا ہوا ہے، شامیانہ تنا ہوا ہے اور ہوا میں اس کی خوشبو ہے، بلکہ یہاں کے افراد کی سانسوں میں بھی اس کی خوشبو اور اس کی برکت ہے اور یہاں نہ تو اس کے سوا کوئی تذکرہ ہے نہ کوئی مسئلہ ہے اور نہ کوئی فکر کی چیز سمجھی جاتی ہے۔

آپ کو یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس میں دو چیزیں ہیں ایک عشق است و ہزار بدگمانی جب آدمی کو کسی چیز سے محبت ہوتی ہے تو اس میں اس کو فکر اس کی پیدا ہوتی ہے اور اس کے اندر کبھی کبھی تشویش بھی پیدا ہو جاتی ہے یہ علامت ہے محبت کی، کسی کا کوئی مال کہیں رکھا ہوا ہو تو بار بار اس کے دل میں خیال آئے گا کسی نے دیکھا تو نہیں میں نے جب رکھا تھا کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا اب تو کسی کو پتہ نہیں چل جائے گا کہ میں نے کہاں رکھ دیا، کوئی بتا تو نہیں دے گا، دس باتیں آئیں گی اگر اس مال کی قدر و قیمت ہے اور اس کی وہ حیثیت ہے کہ اس کی فکر کی جائے۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کو عزت و عصمت کی فکر ہوتی ہے، بہت سے لوگوں کو آپس کے تعلقات کی فکر ہوتی ہے کہ اتحاد کے ساتھ رہیں۔ ایک باپ کا واقعہ ہے کہ آخری وقت میں انھوں نے اپنے لڑکوں کو بلایا اور کہا، ایک لکڑی لاؤ، اس کو توڑ دیا، انھوں نے کہا دوسری لاؤ اس کو بھی توڑ

www.abulhasanalinadwi.org

دیا اور اس کے بعد کئی لکڑیاں جمع کیں اور ان سب کا مجموعہ بنایا اور کہا ان کو توڑو ، نہیں ٹوٹا تو کہا بیٹو اگر تم مل کر رہوگے اتحاد کے ساتھ رہوگے تو تمھیں کوئی نقصان نہیں پہونچا سکے گا، تمہارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکے گا ایسے ہی اگر وصیتوں پر کوئی کتاب ہو اور آپ وصیتیں پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا، کس کس چیز کی کس کس نسل نے کس کس زمانہ میں کس کس طبقہ میں کتنی فکر رہی ہے اور وہ اس کے لئے کیا کیا انتظام کرتا تھا یہاں تک کہ مرنے کے قریب جب بولنا بھی مشکل ہوتا ہے اس وقت بھی کوئی نہ کوئی وصیت کر کے جاتا ہے کہ دیکھو ہم نے وہاں پر اتنا پیسہ جمع کر رکھا ہے وہاں پر خزانہ ہے اور وہاں ایک دفینہ ہے اس کو مت بھولنا اور دیکھو مجھ پر فلاں کا قرض تھا اس کو ادا کر دینا اور ہمارا فلاں پر مطالبہ ہے ہمارا فلاں پر قرض ہے تم اس کو وصول کر لینا۔

کسی کو اگر فرصت ہو وصیت ناموں پہ کوئی کتاب لکھے تو اس کو سیکڑوں نہیں ہزاروں قسم کی وصیتیں ملیں گی اور سب کے اندر جو چیز مشترک نظر آئے گی وہ ہے محبت اور فکر کسی چیز کی اہمیت کو سمجھنا جس کے نزدیک جس چیز کی اہمیت ہوتی ہے وہ اسی کی وصیت کرتا ہے اور اسی کے متعلق اطمینان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس سے آپ سمجھ جائیں گے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کے پوچھنے کی وجہ کیا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ان کو سب سے زیادہ فکر ایمان کی تھی کہ ہماری اولاد اور ہماری نسل بھی اسی ایمان پہ قائم رہے توحید خالص کا عقیدۂ ایمان

www.abulhasanalinadwi.org

بالآخرت کا عقیدہ، اللہ تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے کا عقیدہ اور اس کے جزا و سزا کے اختیار رکھنے کا عقیدہ اور نیک کاموں سے جو اجر و ثواب ملتا ہے، برکت حاصل ہوتی ہے اس پر یقین اور گناہوں سے جو وبال آتا ہے اور جو بے برکتی ہوتی ہے پھر اس سے اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے اس پر عقیدہ اور یہ کہ اس زندگی کے بعد ایک زندگی ہے، آخرت کے اس عقیدہ کو گویا کہ آنکھوں سے دیکھ لیا، تو آپ ان وصیتوں میں دیکھیں گے کہ جن پر جو چیز مسلط تھی جس پر جو چیز حاوی تھی اس کے ذہن و دماغ پر، اور جس کی قدر و قیمت سے زیادہ واقفیت تھی اسی کی اس نے وصیت کی اور اسی کی فکر کی، تو یعقوب علیہ السلام پر جو سب سے زیادہ فکر غالب تھی کہ یہ ایمان جو ہم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت کے بعد سے مسلسل ہمارے خاندان میں چلا آرہا ہے یہ جاری رہے، یہ ہے تسلسل، ایمانی تسلسل، حضرت یعقوبؑ ایک پیر فرزانہ تھے، جہاندیدہ بزرگ تھے اور بڑے صاحب نظر تھے، ان کے سامنے خاندانوں کا انجام بھی تھا، نسلوں کا انجام بھی تھا، ان کی تاریخ بھی تھی، بڑے بڑے اولیا، اللہ کے خاندان کی تاریخ بھی تھی انبیاء علیہم السلام کے خاندانوں کی تاریخ بھی تھی، اس وجہ سے یہ فکر تھی کہ میں اپنے سامنے اطمینان کرلوں اور جتنا ان کے دل میں بٹھا سکوں اور دماغ میں اتار سکوں اور ان کے دل پر نقش کرسکوں جیسے گھٹی میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے، پلا سکوں تو میں ان کو پلا جاؤں، انھوں نے کہا:

مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یہ بتادو گے کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے ؟

عبادت میں صرف سر جھکانا سجدہ کرنا نماز پڑھنا ہی نہیں بلکہ عبادت کے معنیٰ ہیں اطاعت مطلقہ، خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے حکم پر چلنا اور اس کے اشارے کو دیکھنا اور اس کے قانون کو ماننا اور اس کی شریعت کی پیروی کرنا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سوال میں کم از کم یہ سب چیزیں آجائیں گی، کسی معمولی عربی خواں آدمی کے ذہن میں یہ سوال آئے یا نہ آئے، کسی غیر عالم کے ذہن میں ہو نہ ہو، لیکن یعقوب علیہ السلام جو پیغمبر زادے تھے، پیغمبر کے بیٹے، پیغمبر کے بھتیجے اور پیغمبر کے پوتے، وہ خوب سمجھتے تھے کہ اب یہ سلسلہ چلے گا، خوب دیکھا ہے کہ کتنے سلسلے تھے جو نہیں چلے، انھوں نے کہا کہ میرے بیٹو! اطمینان دلادو اور یہ بتادو کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ کلی طور پر اور سو فیصدی کس کی بات مانو گے۔ کوئی استثنار نہیں کیا ہے حکم خداوندی ہے، اللہ کا حکم ہے، سر جھکادیا، اگر کچھ چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا بے تکلف چھوڑ دیا، کچھ ایثار کرنا پڑا، قربانی دینی پڑی تو ہر چیز کے لئے تیار ہیں، "مَاتَعْبُدُوْنَ" میں یہ سب آتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تم سر کس کے سامنے جھکاؤ گے، بتوں کے سامنے تو نہیں جھکاؤ گے، درختوں کے سامنے تو نہیں جھکاؤ گے، دریاؤں کے سامنے تو نہیں جھکاؤ گے اور جو دیومالائی تہذیب چلی آرہی ہے (اور میتھالوجی تمام دنیا کی

www.abulhasanalinadwi.org

قوموں میں اور ہمارے ہندوستان میں تو اس کا بہت بڑا مرکز تھا، اور یہاں کا مذہب (مجھے معاف کیا جائے کہ میں تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ یہاں تو اصل دیومالائی مذہب تھا، یہاں تو نبوت کا پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ کب یہاں کوئی پیغمبر آیا تھا۔ آئے ہوں گے لیکن کوئی تعین کے ساتھ اور تیقن کے ساتھ نہیں کہہ سکتا) تو انھوں نے کہا کہ سر صرف اللہ کے سامنے جھکانا، نہ کسی فاتح کے سامنے جھکانا نہ کسی دولت و ثروت کے سامنے جھکانا نہ کسی جبار کے سامنے جھکانا، نہ مندر میں جھکانا، نہ کسی مزار پر جھکانا۔ سب اس میں آجاتا ہے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ، تم میرے بعد عبادت کس کی کروگے؟ کس کے لئے سر جھکاؤ گے اور کس کے حکم پر چلوگے آنکھ بند کرکے اور بالکل بے چون وچرا۔ انھوں نے کہا: نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اباجان، داداجان، ناناجان سبھی تھے کہ ہم آپ کے پروردگار اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے جو آپ کے آباء واجداد کا بھی الٰہ ہے، آپ کے والد آپ کے چچا اور آپ کے دادا حضرت ابراہیم کا بھی الٰہ ہے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں، حالانکہ اگر بے ادبی نہ ہو تو کہوں کہ وہ کہہ سکتے تھے کہ اباجان داداجان ناناجان! اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ آپ ہمارے بارے میں ہم سے خائف ہیں، ہمارے بارے میں شک و شبہ ہے ہم نے یہاں دیکھا کیا ہے سنا کیا ہے، اور آپ نے ہمیں سکھایا اور پڑھایا کیا ہے، لیکن انھوں نے اس میں کوئی

www.abulhasanalinadwi.org

بحث نہیں کی، انھوں نے کہا کہ کس کی عبادت کروگے انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، آپ کے والد، آپ کے چچا، آپ کے دادا حضرت ابراہیمؑ کے معبود کی عبادت کریں گے، اور ہم پورے فرماں بردار ہوں گے، اور اپنی تمام خواہشات سے، اپنے تمام اختیارات سے اور رسم ورواج سے، اور فوائد سے، مفادات سے اور ہر قسم کے خوف واندیشہ سے ہم بالکل خالی الذہن ہوں گے، ہم کسی چیز کی فکر نہیں کریں گے، جس کو انگریزی میں Surrender کرتا کہتے ہیں، اپنے کو حوالہ کردینا اور اپنے کو بالکل سپرد کردینا۔

تو یہ سب میں اس لئے سنا رہا ہوں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جیسے نبی نبی زادے، نبی کے پوتے، نبی کے بھتیجے، وہ اپنے بیٹوں سے، پوتوں سے نواسوں سے اس کے پوچھنے کی ضرورت سمجھتے ہیں، یہ کیا ہے جو میں نے کہا عشق است ہزار بدگمانی، جب عشق ہوتا ہے تو ہزار طرح کی بدگمانیاں ہوتی ہیں، جب کوئی چیز عزیز ہوتی ہے تو فکر ہوتی ہے کہ یہ قائم رہے اس پر کوئی آنچ نہ آئے، اس پر کوئی غبار نہ پہونچے اس کو کوئی خطرہ نہ پیش آئے یہ تو سب محبت کی بات ہے اور اہمیت سمجھنے کی بات ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

نئی نسل کے ایمان و عقیدے کی فکر کیجئے

آج ہم مسلمانوں کو سب سے زیادہ اسی کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کے متعلق یہ اطمینان کر لیں کہ یہ صراط مستقیم پر رہے گی اور جس دین کا نام اسلام ہے، اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ، اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، اس کے متعلق آپ اطمینان کر لیں اور پھر اس کے ذرائع بھی سوچیں، اور ان خطرات کو بھی دور کریں جو پیش آسکتے ہیں، ذرائع یہ ہیں کہ مدارس و مکاتب قائم کریں، اور یہ چونکہ مدرسہ میں تقریب ہو رہی ہے اس لئے خاص طور پر اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مدارس و مکاتب کا قیام درحقیقت اس دینی، ایمانی، اعتقادی، علمی، اخلاقی، تہذیبی اور معاشرتی تسلسل کے قائم رکھنے کے لئے ہے اگر مدارس کے سامنے یہ مقصد نہیں ہے تو انھوں نے اپنی افادیت و اہمیت سمجھی ہی نہیں، اپنا کام ہی نہیں سمجھا۔ یہ مدارس اس لئے ہیں کہ جو اس میں پڑھیں وہ اعتقادی طور پر توحید خالص پر ہوں، کسی کے سامنے سر جھکانا نہیں، میں بالکل صاف کہتا ہوں کہ نہ کسی مزار کے سامنے سر جھکانا اور نہ چادر چڑھانا، نہ کسی کو عالم الغیب سمجھنا نہ کسی کو متصرف فی الکائنات سمجھنا، فلاں بیٹے دیتے ہیں اگر بیٹے کی ضرورت ہے تو فلاں سے مانگئے، روزی فلاں سے مانگئے، اگر بیمار کو شفاء

www.abulhasanalinadwi.org

چاہتے ہیں تو فلاں مزار اور فلاں بزرگ سے مانگئے، قطعاً نہیں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام، اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، یاد رکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم چلانا، وہ پیدا کر کے فارغ نہیں ہو جاتا، شاہ جہاں تاج محل بنا کر چلے گئے، اب تاج محل ہمارے آپ کے رحم و کرم پر ہے، ہندوستان کے باشندوں پر، کوئی توڑے نہیں، کوئی سیاہی نہیں لگائے، دنیا تاج محل نہیں ہے اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ یاد رکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے حکم چلانا، اور حکم دینا، ایڈمنسٹریشن خالصۃً اسی کے ہاتھ میں ہے، یہ توحید کا عقیدہ ہو پھر فرائض کی پابندی ہو، شریعت کا احترام ہی نہیں شریعت کا علم ہو، اور شریعت کو دوسروں تک پہونچانے کا جذبہ ہو، اور شریعت پر چلانے کا جوش ہو اور ولولہ ہو اور جو اس کے مسائل ہیں اس سے واقف ہوں اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو مسئلہ بتا سکیں اور خود بھی عمل کر سکیں، اس کے لئے مدارس قائم کئے جاتے ہیں یہی وہ بات ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گویا کہ بالکل سامنے کوئی چیز ہو جسے ہم دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا دولت خانہ ہے اور ان کے بیٹے اور پوتے اور ان کے نواسے سب موجود ہیں، مجلس ہے اور ماشاء اللہ وہ کثیر الاولاد تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی معلوم نہیں کتنی تعداد میں ہوں سب مل ملا کر، اور آپ ان کا امتحان لیتے ہیں اور پوچھتے ہیں ان سے کہ بتا دو

www.abulhasanalinadwi.org

مجھے اس کا اطمینان دلادو اور یہ کہا جاسکتا ہے یہاں کے محاورے میں کہ ہماری پیٹھ قبر سے نہیں لگے گی، زمین سے نہیں لگے گی جب تک میں یہ اطمینان نہ کرلوں کہ میرے بعد میرے بیٹے، میرے پوتے، میرے نواسے کس کی عبادت کررہے ہیں اور کس کی عبادت کرنے کا فیصلہ ہے ان کا، اور عزم ہے اور استقلال واستحکام ہے، تو بات ساری محبت کی ہے اور اہمیت سمجھنے کی ہے، آپ اپنی اولاد کے بارے میں (اللہ تعالیٰ ان کو زندگی عطا فرمائے عمر میں برکت عطا فرمائے) اپنے بیٹوں کے بارے میں یہاں تک کہ بیٹیوں کے بارے میں لڑکیوں کے بارے میں بھی، پوتوں کے بارے میں اور نواسیوں کے بارے میں بھی، یہاں تک کہ جہاں آدمی کی بات احترام سے سنی جاتی ہے اور مانی جاتی ہے پورا خاندان سب کی آئندہ نسل کے بارے میں آپ کو فکرمند ہونا چاہیئے اور آپ کو اطمینان کرلینا چاہیئے اور اس کے جو اسباب و ذرائع ہیں ان کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر مکاتب قائم کرنے کی ضرورت ہے تو جابجا قائم ہوں اور اس کے بعد اپنے لڑکوں کے بارے میں آپ بڑی سے بڑی دنیاوی منفعت کو اور شاندار مستقبل کو اور بڑی بڑی ملازمتوں کو اور ترقیوں کو اور بڑی شہرت وتعریف، سب کو نظر انداز کرکے، پس پشت ڈال کر پہلے ان کے ایمان کی فکر کریں کہ اول تو ایمان ان کے دل میں پیدا ہو اور پھر ایمان کے جو تقاضے ہیں اور ایمان کے جو لوازمات ہیں اور مطالبات ہیں وہ بھی پورے کریں، یہ نماز کے پابند ہوں، یہ محرمات سے دور ہوں، نظر کی حفاظت کرنے والے ہوں، اعضاء کی حفاظت

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے والے ہوں، جھوٹ نہ بولیں، بدمعاملگی نہ کریں اور رشوت نہ لیں اور بداخلاقی نہ کریں، ظلم نہ کریں اور نفس پرستی نہ کریں۔

اس فکر کو عام کیجئے

ان ساری چیزوں میں ہمارا فریضہ ہے کہ اپنی آئندہ نسل کے بارے میں پورا اطمینان حاصل کرلیں اور جب تک یہ بات عام مسلمانوں میں نہیں پیدا ہوگی، محض دعوتی مرکز اور محض کتب خانے اور محض دارالتصنیف اور محض بڑے بڑے مدارس اور دارالعلوم کافی نہیں ہیں، یہ محلہ محلہ نہیں گھر گھر یہ بات ہونی چاہئے کہ آپ کو فکر ہو کہ ہماری اولاد، ہمارے بیٹے، پوتے، نواسے کس دین پر رہیں گے اور ان میں صحیح عقیدہ قائم رہے گا یا نہیں، اور پھر فرائض کی پابندی ہوگی کہ نہیں؟ خدا کا خوف ہوگا کہ نہیں اور مرنے کے بعد کی زندگی پر یقین ہوگا کہ نہیں؟ اور اس کے لئے تیاری ہوگی کہ نہیں؟ وہ بڑی سے بڑی دولت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

بس آپ سب اس کو اپنے دل میں بٹھا لیجئے، آپ کو ان کے کھانے پینے سے زیادہ، ان کی صحت سے زیادہ، ان کی دنیوی تعلیم سے زیادہ، ان کی عزت سے زیادہ اور ان کے عہدے سے زیادہ، ان کے ایمان کی فکر ہوگی، ان کے فرائض کے پابند ہونے کی فکر ہوگی، اور وہ اپنی ذات سے عامل ہوں گے اور دوسروں کے لئے داعی و مبلغ ہوں گے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ●

www.abulhasanalinadwi.org

مدرسہ مظہر الاسلام، بلوچپورہ ایک نظر میں

برادرانِ اسلام! آپ کے علم میں ضرور ہوگا کہ مدرسہ مظہر الاسلام جو ایک نوخیز ادارہ ہے اس کے قیام کو محض چار سال ہوئے ہیں، لیکن الحمدللہ! اس نے اس مختصر عرصہ میں تمام مدارس کے حلقہ میں اور خاص طور پر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی شاخوں کے درمیان جو اعتبار اور مقبولیت حاصل کرلی ہے وہ محتاجِ تحریر نہیں ہے، تاہم مدرسہ کا مختصر تعارف ذیل میں تحریر کیا جارہا ہے

سنہ قیام عربی درجات و شعبۂ حفظ: شوال ۱۴۱۴ھ

درجات مکتب : ــــــــ اطفال تا پنجم

درجات عربی : ــــــــ اول تا پنجم عربی

شعبۂ حفظ و قرأت : ــــــــ

کل زیرِ تعلیم طلبہ۔ ۴۰۰ ــــــ مدرسہ میں اقامت پذیر طلبہ : ۱۵۰

اساتذہ و دیگر ملازمین۔ ۲۷

ماہانہ اخراجات ــــــــ تنخواہ اساتذہ ۲۱ ہزار روپے

طلبہ کے طعام کا خرچ : (ماہانہ) ــــ ۲۰ ہزار روپے

www.abulhasanalinadwi.org

یقینِ واثق ہے کہ آپ حضرات ان مہمانانِ رسول ﷺ کی حتی الامکان اعانت کریں گے، اور کارکنانِ مدرسہ کو ان کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے میں اپنا بیش از بیش عملی تعاون عطا فرمائیں گے۔ واللّٰہُ المُستَعانُ

مدرسہ اکابرین کی نظر میں

آج مدرسہ مظہر الاسلام شاخ دار العلوم ندوۃ العلماء کی زیارت سے سرفراز ہوا، ندوۃ العلماء کے فارغین کی ایک بڑی جماعت مدرسہ میں تدریسی خدمت انجام دے رہی ہے۔ شہر کے دینی جذبہ رکھنے والے حضرات کا بھرپور تعاون مدرسہ کو حاصل ہے، میں نے وہاں محسوس کیا کہ مادی وسائل کی شدید قلت کے باوجود اس کے منتظمین، مدرسہ کیلئے قابلِ ستائش جدوجہد کر رہے ہیں۔ مدرسہ نے اپنی اس قلیل مدت میں قابلِ ذکر ترقی کی ہے۔

میرے دل میں مدرسہ کی قدر و منزلت ہے اور میں اس کی ترقی اور وسعت کے لئے فکرمند ہوں۔ دینی جذبہ سے معمور مسلمان اہلِ خیر اس مدرسہ کی تائید و تعاون کریں گے، کیونکہ مجھے امید ہے کہ مدرسہ کے انھیں اہلِ خیر کے تعاون و مالی امداد سے تعلیمی اُمور انجام پاتے ہیں۔ واللّٰہ ولی التوفیق

مخلص محمد رابع الحسنی الندوی، مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

● یہ مدرسہ جس میں حاضری کا موقعہ ملا، اپنے آغاز ہی سے مشکلات کا سامنا کر رہا ہے، اساتذہ بھی معمولی تنخواہوں پر تدریس کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ طلبہ کی بنیادی ضروریات تک یہاں مشکل سے پوری ہو رہی ہیں لیکن جو کوششیں اس مدرسہ کے ذمہ داروں کی طرف سے کی جارہی ہیں ان سے امید ہے کہ اس مدرسہ کا مستقبل تابناک ہوگا، دین کو اس کے ذریعہ فروغ ہوگا۔ خیر کو پھیلنے کا موقعہ ملے گا اور ایک دن یہ چھوٹا سا مدرسہ ایک اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں سامنے آئیگا۔

مجھے امید ہے کہ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے وہ اس مدرسہ کو ترقی دینے اور اس کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے میں خود بھی حصّہ لیں گے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں گے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز

عبداللہ عباس ندوی

(عربی سے ترجمہ)

معتمد تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

● آج مدرسہ مظہر الاسلام شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا اسحاق حسینی ندوی کی دعوت پر مدرسہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی اور طلبہ کی انجمن (النادی العربی) کی افتتاحی تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں اور انہماک کو دیکھ کر مسرت ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ یہ مدرسہ اس وسیع وعریض زمین جس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے

www.abulhasanalinadwi.org

غیب سے فرمایا ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگا اور اس کے ذریعہ سے دینی تعلیم کی ترویج واشاعت کا کام ہوگا۔ ندوۃ العلماء کے ذمہ داران کی سرپرستی مدرسہ کو حاصل ہے۔

دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کو ترقی اور وسعت عطا فرمائے اور ذمہ داران مدرسہ کو توفیق سے نوازے۔

سعید الرحمٰن الاعظمی

صدر شعبۂ عربی دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

وایڈیٹر ماہنامہ "البعث الاسلامی"

(ترجمہ از عربی)

● یہ مدرسہ ایک ایسی پرانی عمارت میں واقع ہے جو کبھی کارخانہ کے طور پر استعمال ہوتی تھی، یہ ایک بڑا ہال ہے جو مدرسہ کے لئے درسگاہ ہے اور طلبہ کے لئے قیام گاہ۔

اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مدرسہ کو آپ حضرات کے تعاون کی فوری ضرورت ہے تاکہ اس مدرسہ کی ضروریات پوری ہو سکیں اور اس کے منصوبے تکمیل کو پہنچ سکیں ـــ یہ مدرسہ ندوۃ العلماء کی شاخ ضرور ہے لیکن صرف اس اعتبار سے کہ نصاب میں ندوۃ العلماء کے تابع ہے، اور وہاں کے ذمہ داروں کی سرپرستی اس کو حاصل ہے، لیکن جہاں تک اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

مصارف کا سوال ہے تو ان مصارف کو پورا کرنا خود اس مدرسہ کی ذمہ داری ہے۔
مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اس مدرسہ کا ضرور تعاون فرمائیں گے۔

واضح رشید ندوی

ایڈیٹر "الرائد" ندوۃ العلماء لکھنؤ

(عربی سے اردو)

● برادر عزیز مولانا اسحاق حسینی ندوی اپنی دیگر دعوتی اور تدریسی مصروفیتوں کے ساتھ مدرسہ کے ناظم بھی ہیں۔ ندوۃ العلماء کے فضلاء تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ کو اپنے وسائل اور قدیم عمارت کی تنگی کی وجہ سے مزید طلبہ کے داخلہ میں دشواری کا سامنا ہے، اس لئے مدرسہ کو تعلیمی اور تعمیری منصوبوں کی تکمیل کے لئے فیاضانہ تعاون کی ضرورت ہے۔

میں اہل خیر حضرات سے مدرسہ کے اہم منصوبوں کی تکمیل میں بھرپور تعاون کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔

سلمان الحسینی الندوی

(استاذ حدیث ندوۃ العلماء)

ناظم مدرسہ سید احمد شہیدؒ، وصدر جمعیت شباب الاسلام

لکھنؤ، الہند

(ترجمہ از عربی)

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org